سوال

(773) تبرک اوراق کو جلانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ ہمارے گاؤں ''سوکن ونڈ'' کے گورنمنٹ رضائے مصطفی ہائی سکول کے ایک اُستاد نے چھٹی جماعت کے ٹیسٹ پیپرز گائیڈ یعنی امدادی کتب (جو سکول میں لانا منع ہیں۔ جن میں دینیات و عربی میں قرآنی آیات موجود ہیں) بچوں سے اکٹھی کرکے (جن کی تعداد تقریباً ۵۰ ہے) مٹی کا تیل ڈال کر جلادیں۔ اس کے متعلق شرعی احکام کیا ہیں؟ کیا استاد کو قرآن وسنت کی روشنی میں شرعی سزا دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ مسئلہ کی وضاحت فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآنی آیات والے بوسیدہ اوراق کو ضائع کرنا جائز ہے۔ پانی میں بہادیے جائیں یا پاکیزہ زمین میں دفن کردیے جائیں۔ اوراق کو جلانے کا عمل بھی درست ہے۔ ''صحیح بخاری'' میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

'وَأَمَرَ بِمَا سِوَاہُ مِنَ القُرْآنِ فِی کُلِّ صَحِیفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ، أَنْ یُحْرَقَ۔' (صحیح البخاری، بَابُ جَمْعِ القُرْآنِ، رقم: ۴۹۸۷)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ کے صحف سے منقول قرآن کے علاوہ ہر صحیفے یا مصحف میں جو قرآن ہے اُسے جلانے کا حکم صادر فرمایا۔''

شارح بخاری امام ابوالحسن ابن بطال فرماتے ہیں:

'فِی ہٰذَا الْحَدِیثِ جَوَازُ تَحْرِیقِ الْکُتُبِ الَّتِی فِیہَا اسْمُ اللّٰہِ بِالنَّارِ وَأَنَّ ذٰلِکَ إِکْرَامٌ لَہَا وَصَوْنٌ عَنْ وَطْئِہَا بِالْأَقْدَامِ وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِیقِ طَاوُسٍ أَنَّہُ کَانَ یُحَرِّقُ الرَّسَائِلَ الَّتِی فِیہَا الْبَسْمَلَةُ إِذَا اجْتَمَعَتْ وَکَذَا فَعَلَ عُرْوَةُ۔' (فتح الباری: ۹/۲۱)

''اس حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ ان کتابوں کو جلانا جائز ہے، جن میں اللہ عزوجل کا اسم گرامی ہو۔ اس میں ان کی عزت واکرام ہے، بجائے اس کے کہ قدموں کے نیچے روندے جائیں اوران کی بے ادبی ہو۔ طاؤس کے پاس جب اللہ کے نام والے کتب و رسائل جمع ہوجاتے تو انھیں جلاڈالتے۔ عروہ کا فعل بھی اسی طرح مروی ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:3،تلاوتِ قرآن : صفحہ:540

محدث فتویٰ